سوال

(162)اولیاء الرحمان اوراولیاء الشیطان میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

احقر کوچند ایک شبہات نے ورطۂ اضطراب میں ڈال رکھا ہے، یہ جب میرے دماغ میں انتہائی صورت میں مستحکم ہوتے ہیں تو میرا ایمان خطرے میں پڑجاتا ہے مبادا میں کہیں ہلاک ہو جاؤں، آپ میری پوری تشفی فرمائیں۔ ہمارے علاقہ میں ایک آدمی موسوم مہر شاہ گذارا ہے جس کی کرامات بین طور پر آج بھی ظاہر ہیں جن کا شیطانی اولیاء سے ظہور پذیر ہونا ممکن ہے اور یہ شخص شریعت کا سخت دشمن تھا، شراب نوشی کا عادی افیون کا رسیا، غرضیکہ کل منشیات اس کا معمول تھا، نماز، روزہ ادا کرنا تو کجا بلکہ اس کی مخالفت کرتا تھا، کتوں کے ساتھ اکٹھا بیٹھ کر کھانا کھایا کرتا تھا، اس کے بغیر کھاتا ہی نہ تھا۔ خواہ کتنے روز فاقہ کشی کرنی پڑے۔ اب میں اس کی کرامات سلسلہ وار بیان کرتا ہوں۔

کرامت نمبر ۱:

پیر مہر شاہ ایک گاؤں سے گذر رہا تھا، دو عورتوں نے اسے آگھیرا اور بہت منت سماجت کی کہ ہمارے گھر اولاد نہیں ہمیں اولاد دو پیر صاحب نے ارد گرد دیکھا تو ایک کاغذ نظر پڑا اس کو اٹھا کر ویسے ہی ایک کوئلہ سے لکھنے لگا، اور دو تعویذ تیار کیے اور دونوں تعویذ اکٹھا کرتے وقت پھٹ گئے اور ایک ایک کر کے دونوں عورتوں کو بانٹ دیئے اور کہا جاؤ تمہارے گھر سال کے اندر ایک ایک لڑکا پیدا ہوگا مگر ایک ایک آنکھ سے اندھے ہوں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور وہ دونوں لڑکے موجود ہیں جو اس وقت جوان ہیں پیر کی زندہ کرامت دنیا دیکھ رہی ہے اور اس نے کہا تھا تعویذ پھٹنے کی وجہ سے کانے ہوں گے، فافہم

کرامت نمبر ۲:

پیر صاحب مذکور ایک آدمی کے ہاں وارد ہوئے اور اس کو کہنے لگے، مجھے دودھ پلاؤ اس نے نہایت عاجزی سے عرض کی پیر جی میری بھینس بھی حاملہ ہے جب جنے گی تو پلاؤں گا پیر صاحب خاموش ہو کر چلے گئے، چند دنوں کے بعد پھر پیر صاحب تشریف لائے تو اس کی بھینس سوئی ہوئی تھی اس نے پیر صاحب کو سیراب کر کے دودھ پلایا، تو پیر صاحب نے دعا دی کہ جاؤ تمہارے گھر بھینس ہمیشہ مادہ ہی جنا کریں گی اور بہت بڑھیں گی، چنانچہ آپ اس کے پاس چالیس بھینس ہیں اور مادہ ہی جنتی ہیں اس کے بعد کسی بھینس نے آج تک ایک نر بھی نہیں جنا۔ فافہم

کرامت نمبر ۳:

ایک مرید پیر صاحب کے پاس آیا ور کہا فلاں گھر میری منگنی (نسبت) ہوئی ہے اور وہ مجھے اب رشتہ نہیں دیتے پیر صاحب ان کے گھر گئے۔ انہوں نے نہ مانا پیر صاحب نے بددعا دی کہ تمہاری لڑکی کو بے صبری کر دے، چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اب وہ زندہ ہے زنا کرنے سے سیراب ہی نہیں ہوتی جب دیکھو بازاروں میں پھرتی نظر آتی ہے۔ فافہم!

کرامت نمبر ۴:

ایک گاؤں میں پیر صاحب گئے وہاں مچھر بہت کاٹتے تھے لوگوں نے شکایت کی پیر صاحب نے کہا مکانوں کے اندر سویا کرو، مچھر نہیں کاٹیں گے، چنانچہ اب تک ایسے ہی ہوتا ہے جب لوگ اندر سوتے ہیں تو مچھر نہیں کاٹتے جب باہر سوتے ہیں مچھر ویسے ہی کاٹتے ہیں۔

اسی طرح اور بہت سے واقعات خوارق، عادت ہیں جن کو میں چھوڑتا ہوں یہ چند بطور مشتے از خرارے پس کردیئے ہیں خدا کے دشمنوں سے ایسی کراموں کا ظہور پذیر ہونا کیا حکمت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کلیات جو مقرر شدہ ہیں غلط ہیں؟ مفصل لکھین اس میں کیا حکمت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ خدا کے فضل سے قرآن وحدیث سے واقف ہیں پھر ایسے توہمات میں کس طرح پڑگئے قرآن مجید میں اولیاء اللہ کی علامت یہ نہیں بتلائی کہ ان سے خرق عادات صادر ہوں، بلکہ ان کی علامت ایمان، تقویٰ اور پرہیزگاری بتلائی ہے ارشاد ہوتا ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ (۱۲، ۱۱)

''اولیاء اللہ کو کسی قسم کا خوف نہیں ہوگا اور نہ وہ غم کھائیں گے اولیاء اللہ وہ ہیں جو ایمان لائے اور پرہیزگاری کرتے تھے۔''

آیت کریمہ نے اس مسئلہ بالکل صاف کردیا کہ ولایت کا معیار ایمان اور تقویٰ ہے نہ کہ خرق عادات اگر کرق عادت سے ولایت حاصل ہوسکتی ہے تو پھر دجال سب سے فوق المرتبہ ولی ہے کیونکہ آسمان وزمین اس کے تابع ہوں گے، زمین کو سبزہ اگانے کا حکم دے گا وہ سبزہ اگائے گی، آسمان کو حکم دے گا وہ بارش برسائے گا، زمین کے خزانے اس کے پیچھے اس طرح چلیں گے جیسے شہد کی مکھیاں ایک طرف کو اکٹھی ہوکر جاتی ہیں جن پر چاہے گا قحط سالی کردے گا جن پر چاہے گا خوش حالی کردے گا، جنت دوزخ اس کے ساتھ ہوگا باوجود اس کے وہ اشد کافر ہے اور خدا کا دشمن ہے عیسیٰ اس کو اپنے ہاتھ سے قتل کریں گے۔

جو خرق عادات آپ نے ذکر کی ہیں، دجال کے مقابلہ میں وہ کسی گنتی میں نہیں، ایک آدھ کرق عادت کسی سے ہوجائے یا کوئی پیش گوئی درست نکل آئے تو دجال سے بہت کم ہے، جب وہ خدا کا دشمن ہے تو دوسرا شرع کے خلاف چلنے والا محض خرق عادات سے کس طرح ولی ہوسکتا ہے؟

مشکوٰۃ وغیرہ میں حدیث ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، جن شیاطین زمین سے آسمان تک ایک دوسرے پر کھڑے ہوجاتے ہیں جب آسمان میں خدا کوئی فیصلہ کرتا ہے جو اہل زمین سے متعلق ہوتا ہے جیسے کسی کی موت وحیات کسی کی ہدایت ضلالت یا امیری غریبی یا اسی قسم کا کوئی اور فیصلہ تو فرشتے ایک دوسرے سے پوچھتے ہیں کیا فیصلہ کیا اس موقعہ پر جن شیاطین کوئی بات سن لیتے ہیں اور زمین میں کاہنوں کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں، اس کے ساتھ بہت سے جھوٹ ملادیتے ہیں آسمانی بات تو من وعن صحیح ہوجاتی ہے اس کے ساتھ جھوٹ بھی سچ سمجھے جاتے ہیں حالانکہ شریعت کی رو سے کاہن کافر ہیں اس س یصاف معلوم ہوا کہ خرق عادت پر ولایت کا مدار نہیں، ہاں ایمان اور پرہیزگاری کے بعد اگر کسی کے ہاتھ سے ایسا معاملہ ظاہر ہوجائے تو یہ اس کی کرامت ہے، اگر شریعت کا پابند نہیں اور پھر اس کے ہاتھ پر دجال کی طرح خرق عادت ظاہر ہوجائے، یا کاہنوں کی طرح اس کی پیش گوئی پوری ہوجائے یا خبر صحیح ہوجائے تو یہ کرامت نہیں بلکہ اس کو استدراج کہتے ہیں، یعنی آہستہ آہستہ پکڑنا کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہم پر خدائی انعام پورا ہورہا ہے اور درحقیقت وہ بوجہ سرکشی کے دوزخ کے قریب ہورہے ہیں چنانچہ قرآن مجید میں ہے:

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ (۹ ۱۲)

''ہم ان کو آہستہ آہستہ ایسے طریق سے پکڑتے ہیں کہ ان کو خبر نہیں ہوتی۔''

اس کے علاوہ اکثر اس قسم کے قصے جھوٹے اور مصنوعی ہوتے ہیں، ان کی اصلیت کچھ نہیں ہوتی، ڈاڑھی منڈے فقیر شرع کے مخالف ایسے قصے جوڑ جوڑ کر لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں، عوام کالانعام سن سن کر فریفتہ ہو جاتے ہیں 'آپ خود ہی اندازہ کر سکتے ہیں کہ گدھی کے ساتھ بد فعلی کا قصہ کیسا افتراء ہے ایسا فعل کر کے بھی پیر بنا رہے، اور اس کی دعا بھی تیر بہدف ہو، ایسے قصہ کی عامی سے عامی بھی تصدیق نہیں کر سکتا، آپ کے لیے یہ خطرہ کا باعث کس طرح بن گیا۔

امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ کا خاص اس موضوع پر ایک رسالہ ہے اس کا نام ہے ''الفرقان بین الاولیاء الرحمن واولیاء الشیطان'' اس کا اُردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے وہ منگا کر ضرور مطالعہ کریں۔ (عبداللہ امرتسری فتاویٰ اہلحدیث روپڑی: جلد اول، صفحہ ۱۹۸)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاوی علمائے حدیث]

جلد09ص360

محدث فتویٰ